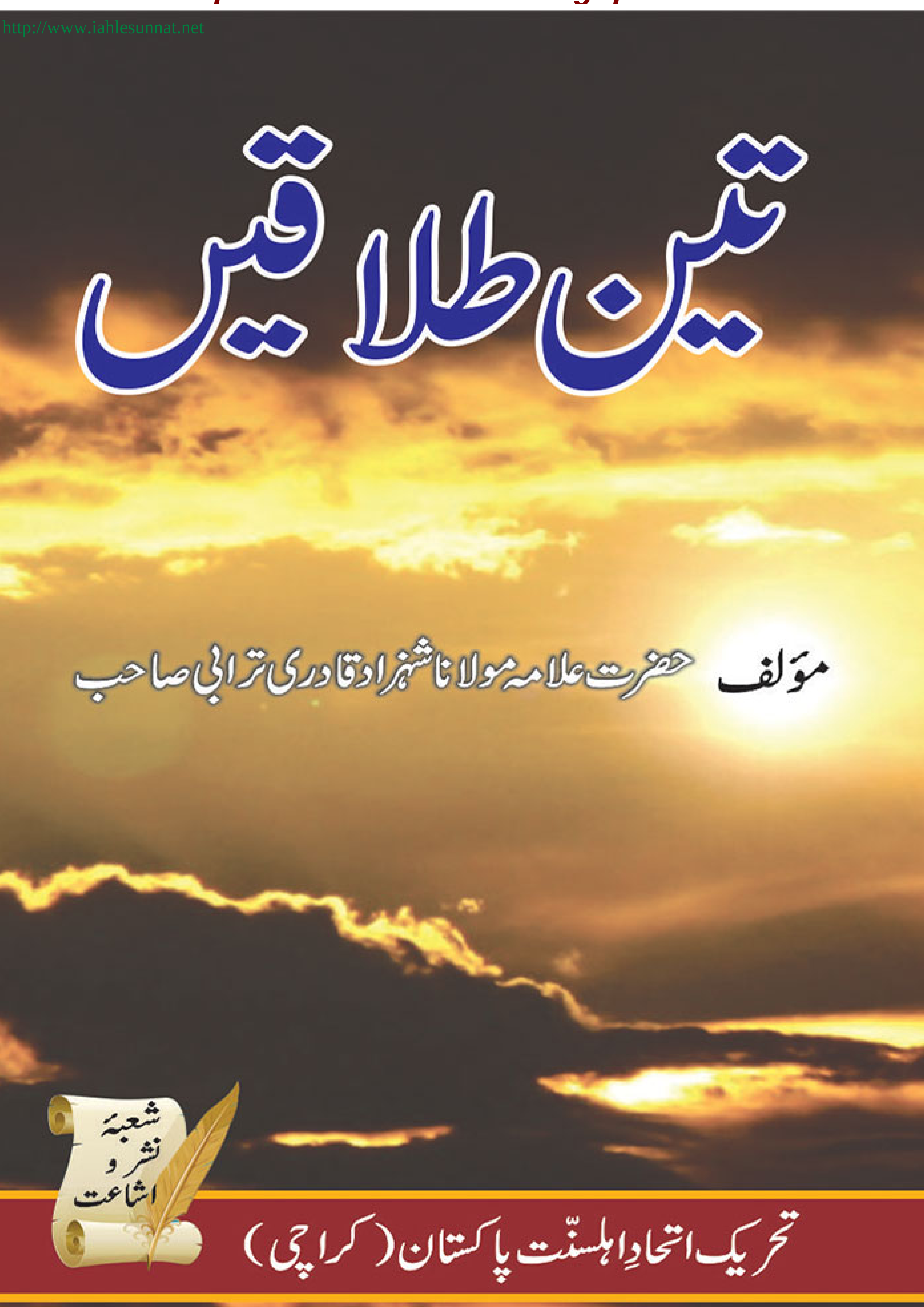

http://www.iahlesunnat.net
تین طلاقیں
مؤلف
حضرت علامہ مولانا شہزاد قادری ترابی صاحب
شعبۂ نشر و اشاعت
تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان (کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاقیں دے دے یعنی یوں کہے، تجھے تین طلاق یا تین طلاقیں یا یوں کہے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے۔ ان صورتوں میں طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی اور اس کی عورت ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی۔ اس پر اکثر صحابہ کرام علیہم الرضوان، ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد ابن حنبل رحمہم اللہ اور جمہور علمائے اسلام متفق ہیں۔

اس بات میں شک نہیں کہ ایک دم تین طلاق دینا بہت ہی برا اور سخت جرم ہے، ایسا نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر کوئی حماقت اور غلطی سے بر طریقۂ خلافِ سنت ایک دم ہی تین طلاقیں دے دے تو بلاشبہ اس نے بہت برا کیا مگر طلاقیں بہر حال واقع تین ہی ہو جائیں گی اور اس طرح طلاق دینے والا گنہ گار بلکہ ظالم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں فرمان ہے۔

القرآن:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ص فَإِمۡسَاکٌ بِمَعۡرُوۡفٍ أَوۡ تَسۡرِیۡحٌ بِإِحۡسَانٍ

ترجمہ کنزالایمان: یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت 229، پارہ 1)

اب دو طلاقوں کے بعد یہ معاملہ ہے یا تو ان کو روک لو یا ان کو چھوڑ دو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ ۔(سورۃ البقرہ،آیت230)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ اس کی دوصورتیں ہیں

1......دونوں طلاقیں یکبار ہوں۔

2......دونوں طلاقیں ایک ایک کر کے دی جائیں۔

جب یکبار دو کا ہونا پایا جاسکتا ہے تو تین کا بھی ہونا پایا جاسکتا ہے۔

فَإِنْ طَلَّقَهَا اس کی دوصورتیں ہیں

1......یا تو اسی طہر میں تیسری طلاق دے دے۔

2......یا اگلے طہر میں تیسری طلاق دے دے۔

جس طہر میں دو طلاقیں دی تھیں، اسی طہر میں تیسری طلاق بھی دیتا ہے تو تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور اگر تیسری جا کے اگلے طہر میں طلاق دیتا ہے تو پھر بھی تینوں واقع ہو جائیں گی۔

لہٰذا یہ آیت بھی لازم کر رہی ہے کہ تینوں طلاقیں ایک ہی طہر میں جو دی گئی ہیں، وہ ضائع نہیں جائیں گی، ان میں سے کوئی لغو نہیں جائے گی بلکہ تینوں کی تینوں واقع ہو جائیں گی۔ جب وہ تینوں واقع ہو جائیں گی تو اس کے بعد یہ جائز نہیں ہے کہ وہ عورت پھر اسی گھر میں بحیثیت زوجہ رہے۔

درج بالا آیات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں یکبار

دے، ایک جملے میں دے، ایک طہر میں دے یا علیحدہ علیحدہ طہروں کے اندر دے، وہ تینوں کی تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔

اب اس ضمن میں احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث شریف

أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ؟

(سنن نسائی، باب الطلاق)

ترجمہ: (حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آدمی کے متعلق خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو اکھٹی تین طلاقیں دیں تو آپ غضبناک حالت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے مذاق کیا جا رہا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اس کو قتل نہ کروں؟

فائدہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ایک دم تین طلاق دے دی جائیں تو واقع ہو جاتی ہیں۔ اگر واقع نہیں ہوتیں تو پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غضبناک کیوں ہوئے اور کیوں فرمایا کہ میرے ہوتے ہوئے کتاب اللہ کے حکم کہ ایک طہر میں ایک طلاق دی جائے کے خلاف کیوں غلط طریقہ اختیار کیا گیا؟ بلکہ فرماتے کوئی بات نہیں ایک دم تین طلاق دینے سے ایک ہی واقع ہوتی ہے جاؤ رجوع

کرلو۔ رہا ایک شخص کا یہ کہنا کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ یہ زجر و توبیخ کے لئے تھا، حقیقت میں قتل کرنا مقصود نہ تھا۔ چنانچہ اس حدیث کی شرح میں علامہ سندی فرماتے ہیں

والجمہور علی أنہ اذا جمع بین الثلاث یقع الثلاث۔

اور جمہور علماء اسی پر متفق ہیں کہ جب اکٹھی تین طلاق دی جائیں تو تینوں واقع ہوجائیں گی۔ (حاشیہ، نسائی جلد 6، ص 143)

حدیث شریف ﴿

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِيْ كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. (دار قطنی جلد چہارم، ص 12)

ترجمہ: (حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ نے) اپنی زوجہ فاطمہ بنت قیس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی کلمہ میں تین طلاق دیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کو اس کے شوہر سے جدا کردیا اور ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر کوئی عیب لگایا ہو۔

فائدہ ﴿ اس حدیث شریف سے بھی واضح طور پر ثابت ہوا کہ جب ابوعمرو بن حفص نے ایک کلمہ کے ساتھ اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاق دے دیں تو حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بیوی کو ان سے جدا کروادیا اوراس پر کوئی عیب نہ لگایا۔

حدیث شریف ﴿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

لَوْ أَنِّيْ طَلَّقْتُهَا ثَلاثًا كَانَ يَحِلُّ لِي أَنْ أُرَاجِعَهَا؟قَالَ لَا كَانَتْ تَبِيْنُ مِنْكَ وَتَكُوْنُ مَعْصِيَةً۔

(دار قطنی، جلد 4، ص 31)

ترجمہ: اگر میں اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاق دوں تو کیا وہ میرے لئے حلال ہوگی۔ اگر میں اس سے رجوع کروں؟ فرمایا نہیں! وہ تجھ سے الگ ہو جائے گی اور ایسا کرنا گناہ ہے۔

فائدہ ﴿ معلوم ہوا کہ ان تین طلاق سے مراد وہی طلاق ہیں جو ایک دم دی جائیں جس کے بعد عورت کے حلال ہونے اور اس کی طرف رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ مسئلہ اتنا واضح تھا کہ سب صحابہ کرام علیہم الرضوان اسے جانتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جیسا عالم صحابی اس کے متعلق کبھی سوال نہ کرتا اور پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی سنت کے مطابق تین طلاق کو معصیت نہ فرماتے۔

اب اس ضمن میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فتاوے ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہوگئی۔(زادالمعاد،جلد پنجم،ص 57،فتح القدیر،جلد سوم،ص 330)

2۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت حبیب ابن ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہوگئی (سنن دار قطنی،جلد 4،صفحہ 21،زادالمعاد جلد 5،صفحہ 57،فتح القدیر جلد 3،صفحہ 330،سنن الکبریٰ،جلد 7،صفحہ 335)

3۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں اور میں نے (اس کے بارے میں) پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔لوگ چاہتے ہیں کہ تجھ میں اور تمہاری بیوی میں جدائی کر دیں۔اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔آپ کیا کہتے ہیں۔اس نے خیال کیا کہ شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لئے رخصت کا حکم فرمائیں گے۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے وہ تم سے جدا ہوگئی اور باقی تمام طلاقیں حد سے بڑھنا اور سرکشی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد 6،صفحہ 395،زادالمعاد،جلد 5،صفحہ 57)

4۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا تو وہ ارشاد فرماتے۔ اگر تم نے ایک یا دو بار طلاق دی ہوتی تو رجوع کر سکتے تھے کیونکہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ دوسری سے نکاح کرے۔ (صحیح بخاری،جلد 2،صفحہ 792)

مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں

''عَصَیْتَ رَبَّکَ فِیْمَا أَمَرَکَ بِہٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِکَ''

ترجمہ: اورتم نے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی اپنی عورت کو طلاق دینے میں۔

(صحیح مسلم،جلد اوّل،صفحہ 476)

فائدہ﴿ اس حدیث سے بھی ظاہر یہی ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا اگرچہ معیوب اور ممنوع امر ہے، بہرحال اگر کسی نے اس طرح اکھٹی طلاقیں دے دیں تو وہ واقع ہوجائیں گی۔

5۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ بے شک میں نے اپنی

بیوی کو ایک دم ہزار طلاق دی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تین طلاق نے تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیا اور باقی تجھ پر بوجھ ہیں۔ تو نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق بنایا ہے۔

(دارقطنی، جلد 7، صفحہ 337، بیہقی، جلد 7، صفحہ 337)

اکابر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک بھی ایک دم تین طلاق دینے سے اس کی عورت اس پر حرام ہو جائے گی۔

غیر مقلدین گروہ (اہلحدیث اور جماعت المسلمین) کی پہلی دلیل

حدیث

أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو تین طلاقیں دے دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ ایک ہی کا ارادہ کیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بیوی ان کی طرف لوٹادی ۔(ابو داؤد، جلد دوم، کتاب الطلاق، حدیث439، ص170، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

غیر مقلدین گروہ (اہلحدیث اور جماعت المسلمین) کی دلیل کا جواب

اگر ہم حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آ جائے گی کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق بتہ دی تھی اور طلاق بتہ میں ایک کا بھی احتمال ہے اور تین کا بھی۔ اسی لئے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی قسم دے کر اس کی تصدیق کروالی کہ طلاق میں نے ایک ہی دی ہے۔ دوسے اس کی تکرار کی ہے، یعنی نیت ایک ہی طلاق کی تھی، اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس سے رجوع کرلو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی یہ عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ ایک دم تین طلاقیں نہیں دیتے مگر جب بھی طلاق دیتے، ایک ہی دیتے۔ دوسے اس کی تکرار کرتے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کیا ہو، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ کہ طلاق ایک ہی دیتے، دوسے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ ”مجھے

افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری، تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کہا ہے۔ مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے، دو سے میں نے تکرار کی۔

مثلا: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں ایک مرتبہ ہی جاؤں گا۔ دو سے اس کی میں نے تکرار کی۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دو سے اس کی تکرار کی ہے۔ یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دو سے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنادیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دو سے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہلحدیث اور جماعت المسلمین کے لوگ جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی؟

حدیث شریف ﴾ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن منبر پر خطبہ دینے

کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کے دل لرز اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے کوئی عہد و پیماں لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو، چاہے تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلافات دیکھو گے، تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے (سنن ابنِ ماجہ، جلد اوّل، باب اتباع سنت خلفائے الراشدین، حدیث 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

حدیث شریف ﴾ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان، حضرت ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔

(سنن الترمذی جلد اوّل، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1739، ص 743، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

☆ معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت یعنی طریقہ کو لازم پکڑنے کا حکم ہمیں سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دے رہے ہیں اور جوان کے طریقہ سے ہٹا اور مخالفت کی وہ بدعتی اور گمراہ ہے۔

غیر مقلدین گروہ (اہلحدیث اور جماعت المسلمین) کی دوسری دلیل

دلیل﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور دوسال زمانۂ خلافتِ عمر تک تین طلاق،ایک طلاق تھی۔(مسلم شریف)

فائدہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ دورِ رسالت اور دورِ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسال زمانۂ فاروق تک تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تھی۔

غیر مقلدین گروہ (اہلحدیث اور جماعت المسلمین) کی دلیل کا جواب

1: شارح بخاری شیخ الاسلام علامہ امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت منسوخ ہے۔(بحوالہ: عمدۃ القاری،شرح صحیح بخاری،جلد20،ص233)

2: امام طحاوی علیہ الرحمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کا جو جواب دیا ہے،اس کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں باقاعدہ یہ قانون بنادیا کہ ایک دم دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اور کسی ایک صحابی کا بھی اس کے خلاف آواز بلند نہ کرنا اور سب کا اس پر عمل کرنا یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے۔

☆ چنانچہ علامہ امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس مسئلہ کے وقت وہ لوگ تھے جو بلا شبہ خوب جانتے تھے جو اس مسئلہ میں پہلے گزر چکا تھا، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں، تو ان میں سے کسی انکار کرنے والے نے اس پر انکار نہ کیا اور نہ کسی نے اس کو کسی دلیل سے باطل کیا (حالانکہ وہ صحابہ شرعی مسئلہ میں خاموش رہنے والے نہ تھے) تو یہ سب سے بڑی دلیل و حجت ہوگئی اس کے منسوخ ہونے میں۔ (بحوالہ: عمدۃ القاری، جلد 20، ص 233)

☆ امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ آگے مزید فرماتے ہیں کہ اگر تم کہو اس روایت کے منسوخ ہونے کی کیا وجہ ہے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منسوخ نہیں کر سکتے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی چیز کیسے منسوخ ہو سکتی ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کیا تو کسی صحابی سے انکار واقع نہ ہونے سے یہ مسئلہ صحابہ کا اجماعی مسئلہ ہو گیا۔

(بحوالہ: عمدۃ القاری، جلد 20، ص 233)

جواب نمبر 2﴾ اگر بالفرض اس روایت کو منسوخ نہ مانا جائے تو یہ روایت غیر مدخولہ یعنی اس کے بارے میں ہے جس کو خلوت سے پہلے طلاق دے دی جائے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابوالصہبا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اس کے پاس جانے سے پہلے تین طلاق دیتا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت

کے شروع زمانہ میں ان تین طلاق کو ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اس کے پاس جانے سے پہلے تین طلاق دے دیتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے شروع میں ان تین طلاق کو ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے۔(ابوداؤد، جلد اول، ص 344)

اس حدیث نے مسلم شریف کی حدیث کی وضاحت اور شرح کر دی کہ جب غیر مدخولہ عورت کو اس طرح تین طلاق دی جاتی تھیں کہ تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے تو اس صورت میں ایک طلاق قرار دی جاتی تھی اس لئے کہ پہلی طلاق بولتے ہی وہ عورت نکاح سے باہر ہو جاتی تھی۔ جب وہ بیوی ہی نہ رہتی تھی تو پھر دوسری دو طلاق کس پر پڑتیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مدخولہ پر عدت بھی واجب نہیں ہوتی اور یہ حکم اور مسئلہ آج بھی باقی ہے۔ ہاں اگر اس طرح تین طلاقیں دی جائیں کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو تینوں ہی واقع ہو جائیں گی۔ اس لئے کہ اس صورت میں تینوں نکاح کی موجودگی میں دی گئیں پھر وہ عورت بغیر حلالہ کے حلال نہ ہوگی اور پہلی صورت میں بغیر حلالہ کے حلال ہوگی۔ اس سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

چنانچہ شیخ الاسلام علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے حدیث ابن عباس جو بیان ہو چکی ہے کا یہ جواب دیا ہے کہ وہ غیر مدخولہ عورت کے بارے میں ہے۔(عمدۃ القاری، جلد 20، ص 234)

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ تجھے طلاق ہے، تین مرتبہ کہنے سے مدخولہ عورت کو تین طلاق پڑیں گی اور غیر

مدخولہ عورت کو ایک طلاق پڑے گی۔(تفسیر مظہری، جلداول،ص301)

اہلحدیث فرقے اور جماعت المسلمین سے تعلق رکھنے والوں سے ہمارے سوالات

آپ لوگوں کو اگر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے، قانونِ الٰہی کے مخالف نظر آتے ہیں تو پھر دیگر کام کیوں کرتے ہو، یہ بھی چھوڑ دو۔

1......تراویح پورا رمضان با جماعت کیوں پڑھتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تو چند دن پڑھی، اس کو پورا مہینہ با جماعت پڑھنا اور پورے قرآن کی تلاوت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع کروائی، کیا اس کو بھی قانون الٰہی کی مخالفت کہو گے؟

2......قرآن مجید درختوں کے پتوں اور مختلف مقامات پر تحریر تھا۔ ایک کتاب میں جمع کرنے کی سعادت تو خلفائے راشدین کو حاصل ہوئی پھر یہ قرآن اپنی مساجد اور گھروں میں کیوں رکھتے ہو؟

3......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کی ایک اذان ہوتی تھی، دو اذانوں کا سلسلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاری کیا، لہٰذا آپ لوگ جمعہ کے دن دو اذانیں دینا چھوڑ دو؟ کیونکہ زمانۂ رسالت میں ایک اذان دی جاتی تھی۔

4......مسجد نبوی میں فانوس، محراب، بلند و بالا مینار وغیرہا سب کے سب کام خلفائے راشدین نے کروائے۔ آج آپ لوگ ان کاموں کو جاری رکھے ہوئے

ہو؟ کیا یہ دین میں اضافہ نہیں؟

5......علم صرف ونحو خلفائے راشدین نے ایجاد کئے اور آپ اپنے ہر مدرسہ میں اسے پڑھتے اور پڑھاتے ہو، کیا یہ دین میں اضافہ نہیں؟

غیر مقلدین گروہ (اہلحدیث اور جماعت المسلمین) سے تعلق رکھنے والوں کو دعوتِ فکر

دین اسلام آج جو ہمارے پاس اصلی حالت میں موجود ہے، یہ سب انہی خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محنتوں اور دیانت داری کی برکت ہے۔ خدارا! بند الفاظ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خلاف زہر مت اُگلیں۔ آپ لوگوں کا یہ طریقہ اس اُمّت کو دین سے دور کردے گا، چودہ سو سے زائد برس گزر گئے، کسی صحابی، تابعین، تبع تابعین حتی کہ علمائے اسلام میں سے بھی کسی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی مخالفت نہیں کی سوائے آپ جیسے مٹھی بھر لوگوں کے۔ اس اُمّت کو زنا کی طرف مت لے جایئے۔

